(خطبہ جمعہ بعنوان بل جبری تبدیل مذہب)

اسلام ملکی و بین الاقوامی قانون اور عقلی دلائل کی نظر میں

دین اسلام آفاقی دین

قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعًا الَّذِي لَهُ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ يُحْيِي وَيُمِيتُ فَآمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ الَّذِي يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَكَلِمَاتِهِ وَاتَّبِعُوهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ (الاعراف:158)

وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا كَافَّةً لِلنَّاسِ بَشِيرًا وَنَذِيرًا وَلَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ (سورہ سبا:28)

وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ (الانبیاء107)

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا وَدَاعِيًا إِلَى اللَّهِ بِإِذْنِهِ وَسِرَاجًا مُنِيرًا (الاحزاب45،46)

(2)دین اسلام دعوت کا دین

نبی ﷺ کی ذمہ داری؛ يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ وَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهُ وَاللَّهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكَافِرِينَ (سورہ المائدہ:67)

خطبہ حجۃ الوداع کے موقعہ پر رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کے جم غفیر سے پوچھا کیا میں نے اللہ کے پیغام کو پہنچا دیا ہے، تو آپ ﷺ کو صحابہ نے کہا آپ نے صرف پہنچایا ہی نہیں بلکہ پہنچانے کا حق ادا کر دیا ہے۔ تو اسی موقعہ پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: فلیبلغ الشاھدُ الغائب

نبی ﷺ کا طرز عمل: آپ ﷺ بذات خود مختلف قبائل اور بازاروں میں جا جا کر لوگوں کو اسلام کی دعوت دیتے حتیٰ کہ جب حضرت عائشہ نے آپ سے سوال کیا کہ آپ کی زندگی کا سب سے مشکل ترین دن کون سا ہے تو آپ نے غزوہ اُحد کا دن نہیں بتایا بلکہ فرمایا کہ طائف کا دن میری زندگی کا سب سے مشکل ترین دن تھا۔

گورنر کے لیے حکم: معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ُ کو جب یمن گورنر بنا کر بھیجا تو فرمایا تم ایک ایسی قوم کی طرف جا رہے ہو جو اللہ کی وحدانیت کو نہیں مانتے سب سے پہلے تم انہیں جا کر اسی کی دعوت دینا۔

جہاد پر روانہ کرتے وقت نصیحت: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ُ کو جہادی مہم پر روانہ کرتے ہوئے فرمایا دشمنوں پر حملہ کرنے سے پہلے انہیں اللہ کی توحید کی دعوت دینا، وعَنْ سَهْلِ بن سعدٍ،أنَّ النَّبيَّ ﷺ قَالَ لِعَليٍّ، : فو اللَّهِ لأنْ يهْدِيَ اللَّه بِكَ رجُلًا واحِدًا خَيْرٌ لكَ من حُمْرِ النَّعم متفقٌ عليهِ.

اُمت محمدیہ کو تلقین:

وَلْتَكُنْ مِنْكُمْ أُمَّةٌ يَدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَأُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ (آل عمران:104)

كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَلَوْ آمَنَ أَهْلُ الْكِتَابِ لَكَانَ خَيْرًا لَهُمْ مِنْهُمُ الْمُؤْمِنُونَ وَأَكْثَرُهُمُ الْفَاسِقُونَ (آل عمران:110)

نبی ﷺ نے فرمایا: بلغوا عنی ولو اٰیۃ (الحدیث)

من رای منکم منکراً فلیغیرہ بیدہ۔۔۔۔۔۔۔۔ (الحدیث)

(3) اسلامی ریاست

اسلامی ریاست کی بنیادی ذمہ داریوں میں سے یہ ذمہ داری ہے کہ وہ دین اسلام کے احکامات کو عملاً نافذ کرے جیسے اصل ریاست مدینہ کے اندر رسول اللہ ﷺ نے اسلامی احکامات کو نافذ کیا انہی احکامات میں سے ایک دین اسلام کی دعوت دوسروں تک پہنچانا ہے۔

وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْکُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَیَسْتَخْلِفَنَّھُمْ فِی الْاَرْضِ کَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِھِمْ ۪ وَلَیُمَکِّنَنَّ لَھُمْ دِیْنَھُمُ الَّذِی ارْتَضٰی لَھُمْ وَلَیُبَدِّلَنَّھُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِھِمْ اَمْنًا ؕ یَعْبُدُوْنَنِیْ لَا یُشْرِکُوْنَ بِیْ شَیْئًا ؕ وَمَنْ کَفَرَ بَعْدَ ذٰلِکَ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْفٰسِقُوْنَ وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ لَعَلَّکُمْ تُرْحَمُوْنَ (سورہ نور:55،56)

اسلامی جمہوریہ پاکستان میں جبری تبدیلی مذہب کا بل:

اہم نکات:

1) 18 سال سے پہلے اسلام قبول نہیں کر سکتے۔

(i) امام بخاری رحمۃاللہ نے اپنی صحیح بخاری میں کتاب العلم کے اندر باب قائم کیا ہے۔ متع یصح سماع الصغیر اس باب میں محمود بن ربیع رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نبی ﷺ سے حدیث بیان کرنے کا واقعہ لائے جب کہ ان کی عمر 5 سال تھی۔(بخاری 77)تو دین اسلام میں تو 5 سال کا بچہ بھی حدیث بیان کرنے والا ہو تو اس کا اعتبار ہوتا ہے جب کہ اسلام قبول کرنے کے لیے تو ایسی کوئی شرط نہیں۔

(ii) 18 سال سے کم عمر میں اسلام قبول کرنے والے صحابہ اکرام :

بہت سے صحابہ کرام وصحابیات نے جب اسلام قبول کیا تو ان کی عمر 18 سال سے کم تھی صحیح بخاری میں ہے ایک یہودی بچہ نبی کریم کی خدمت کیا کرتا تھا

حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ وَهُوَ ابْنُ زَيْدٍ ، عَنْ ثَابِتٍ ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ , قَالَ : كَانَ غُلَامٌ يَهُودِيٌّ يَخْدُمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَرِضَ ، فَأَتَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُهُ ، فَقَعَدَ عِنْدَ رَأْسِهِ فَقَالَ لَهُ : أَسْلِمْ ، فَنَظَرَ إِلَى أَبِيهِ , وَهُوَ عِنْدَهُ ، فَقَالَ لَهُ : أَطِعْ أَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَسْلَمَ ، فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُولُ : الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَنْقَذَهُ مِنَ النَّارِ .

ایک یہودی بچہ (عبدالقدوس) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کیا کرتا تھا، ایک دن وہ بیمار ہو گیا۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کا مزاج معلوم کرنے کے لیے تشریف لائے اور اس کے سرہانے بیٹھ گئے اور فرمایا کہ مسلمان ہو جا۔اس نے اپنے باپ کی طرف دیکھا، باپ وہیں موجود تھا۔اس نے کہا کہ (کیا مضائقہ ہے) ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم جو کچھ کہتے ہیں مان لے۔چنانچہ وہ بچہ اسلام لے آیا۔جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم باہر نکلے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شکر ہے اللہ پاک کا جس نے اس بچے کو جہنم سے بچا لیا۔

Sahih Bukhari#1356

شیر خدا سیدنا علی رضی اللہ تعالی عنہ کا واقعہ مشہور اور زبان زد عام ہے

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُخْتَارِ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ أَبِي بَلْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: أَوَّلُ مَنْ صَلَّى عَلِيٌّ . قَالَ: هَذَا غَرِيبٌ هَذَا الْوَجْهِ، لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ شُعْبَةَ، عَنْ أَبِي بَلْجٍ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ حُمَيْدٍ، وَأَبُو بَلْجٍ اسْمُهُ: يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ، وَقَدِ اخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي هَذَا، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: أَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: أَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ عَلِيٌّ، وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ: أَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ مِنَ الرِّجَالِ أَبُو بَكْرٍ، وَأَسْلَمَ عَلِيٌّ وَهُوَ غُلَامٌ ابْنُ ثَمَانِ سِنِينَ، وَأَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ مِنَ النِّسَاءِ خَدِيجَةُ.

پہلے پہل جس نے نماز پڑھی وہ علی رضی اللہ عنہ ہیں۔

امام ترمذی کہتے ہیں: ۱- یہ حدیث اس سند سے غریب ہے، شعبہ کی یہ حدیث جسے وہ ابوبلج سے روایت کرتے ہیں ہم اسے صرف محمد بن حمید کی روایت سے جانتے ہیں اور ابوبلج کا نام یحییٰ بن سلیم ہے، ۲- اہل علم نے اس سلسلہ میں اختلاف کیا ہے، بعض راویوں نے کہا ہے کہ پہلے پہل جس نے اسلام قبول کیا ہے وہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں، اور بعضوں نے کہا ہے کہ پہلے پہل جو اسلام لائے ہیں وہ علی رضی اللہ عنہ ہیں، اور بعض اہل علم نے کہا ہے: بڑے مردوں میں جو پہلے پہل اسلام لائے ہیں وہ ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں اور علی رضی اللہ عنہ جب اسلام لائے تو وہ آٹھ سال کی عمر کے لڑکے تھے، اور عورتوں میں جو سب سے پہلے اسلام لائی ہیں وہ خدیجہ رضی اللہ عنہا ہیں ۱۔

Jam e Tirmazi#3734

حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ کی عمر قبول اسلام کے وقت آٹھ دس سال کی تھی

تیسری بات یہ ہے کہ قرآن مجید سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ حتی نبوت کے لئے بھی "بلوغ" کی شرط نہیں ہے اور بعض انبیاء کو یہ مقام بچپن میں ہی مل گیا تھا، جیسا کہ جناب یحیٰ علیہ السلام کے بارے میں ارشاد ہوتا ہے: < وَآتَيْنَاهُ الْحُكْمَ صَبِيًّا (3)'اور ہم نے انھیں بچپنے ہی میں نبوت عطا کردی"۔

اور جناب عیسیٰ علیہ السلام کے واقعہ میں بھی ملتا ہے کہ انھوں نے پیدائش کے بعد ہی واضح الفاظ میں کہا: < قَالَ إِنِّي عَبْدُ اللَّهِ آتَانِيَ الْكِتَابَ وَجَعَلَنِي نَبِيًّا(4) " (جناب) عیسیٰ نے آواز دی کہ میں اللہ کا بندہ ہوں، اس نے مجھے کتاب دی ہے اور مجھے نبی بنایا ہے

لہذا اسلامی جمہوریہ پاکستان میں مبینہ بل کے پاس ہونے کا مطلب یہ ہوگا سید الاولین والآخرین امام الانبیاء والمتقین حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے بھی (نعوذ باللہ) یہ جرم کیا اور بچوں کو قبول اسلام کی دعوت دی اوپر دو مثالیں ہم بمعہ حوالہ پیش کرچکے ہیں اور ایسی متعدد مثالیں پیش کی جاسکتی ہیں

بچوں کا اسلام قبول کرنا جرم نہ تھا بلکہ باعث عزت تھا۔کسی کو تقابل ادیان کا مطالعہ بھی نہیں کروایا گیا اور نہ ہی ان کے اسلام کو شک کی نگاہ سے دیکھا گیا۔

2) قرآن وحدیث کے علاوہ اگر ہم بائبل دیکھتے ہیں تو خود بائبل میں ایسی کوئی پابندی نہیں

3) پھر اس بل میں یہ تو واضح ہے کہ اسلام قبول کرنے والے کو تقابل ادیان کا مطالعہ کروایا جائے گا اور اگر وہ اسلام قبول کرنے سے انکاری ہو جائے تو اسلام قبول کروانے والے کو قید اور جرمانہ ہوگا مگر یہ نہیں بتایا گیا کہ جو

اسلام کو ترک کرکے قادیانیت مسیحیت ہندو سکھ ہوتے ہیں تو ایسے مرتد کی کیا سزا ہے ؟

ہم سمجھتے ہیں کہ یہ بل نہ صرف اسلام دشمنی پر مبنی ہے بلکہ یہ بل دراصل توہین قرآن توہین رسالت ، توہین اہل بیت اور توہین صحابہ اور توہین اسلام پر مبنی ہے سیدھی بات ہے۔اس بل کے ذریعے غیر مسلم آقاؤں کو خوش کرنا مقصود ہے عمران خان صاحب اس ڈگر پر چل نکلے ہیں جس مقصد کے لیے انہیں منتخب کیا گیا تھا

اسلامیان پاکستان اور خصوصا علمائے کرام کو اس کے خلاف نہ صرف آواز اٹھانی چاہیے بلکہ ہر ممکن اقدام سے دریغ نہیں کرنا چاہیے

2) 18سال سے زائد عمر کے لیے شرائط:

سیشن جج کو درخواست دینا، سات دن بعد قبول اسلام کا سرٹیفکیٹ ملنا یا90روز مختلف ادیان کا مطالعہ کروایا جانااور پھراس کے بعدا گروہ شخص اسلام قبول کرنے پرراضی نہ ہوا تو تمام شامل لوگ یعنی دعوت دینے والے، مبلغین یا جن سے وہ متاثر ہواانہیں مختلف طرح کی سزا یا جرمانہ کا ہونا۔

یہاں پر کچھ سوالات ہیں:

کیاہر آدمی سیشن جج کواپروچ کر سکتا ہے۔

کیاہر آدمی مختلف ادیان کی کتب کا مطالعہ کر سکتا ہے۔

کیااسلام قبول کرنے والے تمام افراد پڑھے لکھے ہی ہوتے ہیں۔

کیااگر وہ شخص ان ایام کے اندر فوت ہو گیاتواس کی تکفین وتدفین کس مذہب کے احکامات کے مطابق کی جائیں گی یہ تمام چیزیں قابل غور ہیں۔

اس بل کی ضرورت کیوں پیش آئی:

غیر مسلم اقلیت و کی طرف سے کہاجاتا ہے ہمارے بچوں کو زبردستی اسلام قبول کروایا جارہا ہے اس لیے اس طرح کے قوانین ہونے چاہئیں۔

1. اگرتو یہ بل زبردستی ہی قبول اسلام کے بارے میں ہو توہم آپ کے ساتھ کھڑے ہیں اس میں کوئی مسئلہ نہیں۔
2. اسلام کاتومزاج ہی نہیں کہ کسی کو زبردستی اسلام قبول کروایاجائے۔بلکہ اسلام کاتو یہ سنہری اصول ہے۔لااکراہ فی الدین۔
3. جبری تبدیلی مذہب کاپروپیگنڈہ نیو مسلم کے غیر مسلم والدین، مختلف NGO's، سیکولر تنظیمیں، کرسچن کمیونیٹی کی طرف سے توہوتا ہے مگر آج تک کسی نیو مسلم نے جس نے اسلام قبول کیاہے نہیں کہاکہ مجھے زبردستی اسلام قبول کروایا گیا۔

18سال عمر ہی آخر معیار کیوں:

18 سال سے کم عمر والے میٹرک، ایف. اے، بی. اے تو کر سکتے ہیں لیکن قبولِ اسلام کیوں نہیں ؟؟؟

ڈومیسٹک وائیلینس بل کے مطابق 18 سال سے کم عمر سے والدین زبردستی و تشدد نہیں کر سکتے تو کیا اسلام قبول کرنے سے زبردستی روکا جاسکتا ہے ؟؟؟

کیا کسی سیاسی جماعت کو ووٹ ڈالنے سے پہلے 90 دن کے لئے دیگر جماعتوں کے منشور کا تقابلی مطالعہ کروایا جاتا ہے اگر نہیں تو اللہ کے دین کو قبول کرنے کے لئے باطل مذاہب کا تقابلی مطالعہ کیوں ؟؟؟

اگر والدین کفر سے تنگ آکر ابدی نجات کے لئے اسلام قبول کرلیں تو انکے تیرا چودہ، پندرہ سال کے بچے اسی کفر میں رہیں گے اس لئے کہ وہ 18 سال کے نہیں ؟؟؟

میرا جسم میری مرضی کا نارا لگے تو کہتے ہیں ہیومن رائٹس ہے اور اگر کوئی کہہ کہ "دین کا انتخاب میری مرضی" تو کہتے ہیں تم ابھی 18 سال کے نہیں اس کا مطلب ہے کہ 18 سال سے پہلے کوئی ہیومن رائٹس نہیں؟؟؟

دستورِ پاکستان کے آرٹیکل 227 میں لکھا ہے کہ کوئی قانون قران و سنت کے منافی نہیں بنایا جاسکتا لہٰذا 18 سال سے کم عمر والے لوگ اسلام قبول نہیں کرسکتے یہ متوقع قانون آئین پاکستان سے متضاد ہے اس لئے یہ قانون قانونی طور پر غیر قانونی نا ہوا ؟؟؟

میارِ بلوغت آخر کیا ہو۔

ہندو، سیکھ، عیسائی 17 سال کی عمر میں باپ تو بن سکتا ہے تو مسلمان کیوں نہیں بن سکتا آخر کیوں ؟؟؟

- فضیلۃ الاستاذ مولانا خاور رشید بٹ صاحب
- جناب عبدالوارث گل صاحب
- قاری نعیم اللہ صاحب
- مولانا عبدالرحمٰن نواز صاحب